www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی

قسط نمبر ۲

قومِ نوحؑ

دیوانہ کہنے کے اسباب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان اہلِ ہوش، اہلِ بصیرت اور عظیم ہستیوں کو دنیا دیوانہ کہنا کیوں شروع کر دیتی ہے۔ اگر کسی بدنیت عیار نے بدنیتی سے یہ تہمت تراشں لی ہوتی ہے تو دوسرے اسے کیوں باور کر لیتے ہیں۔ دراصل اس کے متعدد اسباب اور وجوہ ہیں۔

① جو غلط باتیں ان میں رواج پا کر مسلمات کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں۔ ان کے خلاف جب کوئی مصلح آواز بلند کرتا ہے تو دنیا کو شبہ ہونے لگتا ہے کہ جس نے ساری دنیا سے الگ راہ اختیار کی ہے۔ ہو نہ ہو یہ فتورِ عقل کا نتیجہ نہ ہو۔

② فوائدِ عاجلہ اور دنیاوی مفاد پر لات مار کر جو حق کی راہ پر پڑ جاتے ہیں تو دنیا کے نزدیک یہ بھی بے عقلی کی بات ہوتی ہے کیوں کہ دنیا کا دستور یہ ہے کہ دنیا بناؤ خواہ کسی طرح بنے۔

③ حصولِ مقصد کے سلسلہ میں انبیاءِ کرام علیہم السلام میں شدید قسم کا انہماک، لگن اور پیچ و تاب پایا جاتا ہے۔ جب دنیا ان کی اس وارفتگی اور سرمستی کا نظارہ کرتی ہے تو اس کو دھوکا ہونے لگتا ہے کہ شاید العیاذ باللہ ان کے ہوش ٹھکانے نہیں رہے۔

④ پاک نفوس، اہلِ دنیا کے کریہہ مشاغل اور آوارہ محفلوں سے بھی الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اس لیے دنیا کو شبہ ہونے لگتا ہے کہ جو لوگ متداول قسم کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے سے کتراتے ہیں، شاید وہ ذوق و شعور سے ہی محروم ہیں۔

ل پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۴

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

○ عوام ہر بات کو آبار واجداد کے موروثی تعامل کے پیمانوں سے لینے کے عادی ہوتے ہیں۔ جب کوئی مصلح ان سے بالاتر ہو کر ان کی بے عقلی کی باتوں اور غلط رسومات پر تبصرے کرتا ہے تو وہ چلاّ اٹھتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ سارے غلط راہ پر ہوں اور یہ تنہا آدمی ہوش میں ہو۔

○ ویسے بھی وہ طبقہ جو جاہ و حشمت اور مال و دولت کے لحاظ سے قوم میں کمزور ہوتا ہے۔ دنیا اس کو حقارت کی ہی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ ہاں اگر کوئی دھن دولت والا، بوالفضول بکواس ہی کر رہا ہو تو لوگ واہ واہ ہی کرتے ہیں۔

دل کے اندھے

گو ان کے سروں میں آنکھوں کے گڑھے موجود تھے لیکن دل کی دنیا اس سے کلیۃً محروم تھی۔ وہ قوم بصیرت کھو چکی تھی، نابینا دلوں کی بہتات تھی۔ عناد، رسومات اور تقلیدِ آبار کے پردے ان کی آنکھوں پر چھا گئے تھے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ○ [1] بلاشبہ وہ لوگ دل کے اندھے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○ [2]

(حضرت) نوح نے کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو سہی۔ اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور مجھ کو اس نے اپنی جناب سے نعمت (پیغمبری) عطا فرمائی ہے پھر وہ راستہ تم کو دکھائی نہیں دیتا تو کیا ہم اس کو زبردستی تمہارے گلے مڑھ رہے ہیں اور تم (ہو کر) اس کو ناپسند کیے جاتے ہو۔

---

[1] پ ۸۔ الاعراف۔ ع ۸

[2] پ ۱۲۔ ہود۔ ع ۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پیغمبرِ خدا سے مخول

كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ [1]

جب کبھی ان کی قوم کے سرکردہ لوگ ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کا تمسخر کرتے۔

یہ مکروہ مشغلہ عوام کا نہیں تھا بلکہ منتخب (ملا) لوگوں کا تھا جس قوم کے منتخب لوگ ایسے ہوئے ان کے عوام کی پستی کا خود اندازہ فرمالیں۔

جس تمسخر اور مخول سے غرض کسی کی تحقیر اور تذلیل ہو، وہ ہر حال میں برا ہے۔ خواہ کسے باشد۔ اگر یہ صورت خدا اور اس کے رسول اور اس کی آیات کے سلسلہ میں بھی پیدا ہو جائے تو اس کی سنگینی کا اندازہ خود فرما لیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ [2]

اگر آپ ان سے پوچھیں (کہ یہ کیا حرکت تھی) تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ ہم تو یونہی ہنس کھیل کر رہے تھے (اے نبی!) ان سے کہدو کہ ہنس کھیل کرنی تھی تو خدا ہی کے ساتھ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کیساتھ؟ (ادفوا)

مکروفریب

قومِ نوح میں یہ مرض بھی جڑ پکڑ گیا تھا کہ وہ بہت بڑے مکار اور دغاباز تھے اور اس کے اتنے دھنی نکلے کہ خدا اور اس کے رسولوں سے فریب کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے تھے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ [3]

اور وہ (مکر و دغا کی) بڑی بڑی چالیں چلے۔

مکروفریب دھوکا اور دغا ہمیشہ ان غلط کار افراد کا شیوہ ہوتا ہے جن کے ترکش حیات میں سچائی، اور خیر کا کوئی قابلِ کشش تیر نہیں ہوتا۔ وہ راست روی کے ذریعے عوام کا دل جیتنے اور حق لے کر برملا چلنے کا

---

[1] پ۱۲۔ ہود۔ ع۴ [2] پ۱۰۔ توبہ۔ ع۸ [3] پ۲۹۔ نوح۔ ع۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حوصلہ نہیں رکھتے۔ بس وہ میدانِ زندگی میں چور بن کر اترتے ہیں اور چوروں کا سا پارٹ ادا کر کے رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جس قوم کے ہونہار لوگوں کا یہ وطیرہ ہوگا، وہ ساحلِ عافیت سے کیسے ہمکنار ہو سکے گی؟ ایک اور مقام پر قرآنِ کریم نے اس ذہنیت کے لوگوں کا یوں ذکر فرمایا ہے:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا [1] وہ اللہ اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

الغرض جس قوم یا افراد کی فطرت میں یہ مرض نشہ بن کر رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔ وہ بدنصیب اس کی کمندیں خدا پر بھی ڈالتے ہوئے نہیں شرماتے۔

کٹ حجتی

ان مکار اور دغا بازوں کی یہ کوشش بھی رہی کہ گلا پھاڑ پھاڑ، چلا چلا کر اور جھگڑ جھگڑ کر کسی طرح حق اور اہلِ حق کو ہراساں کیا جائے "تاکہ وہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ حق کی آواز کو دبا دیا جائے اور اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے حق کی رونق اور بہار کو اس سے چھین لیا جائے۔ فرمایا:

وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ [2] اور جھوٹی باتوں سے (سند پکڑ کر پیغمبر سے جھگڑے تاکہ اپنی کٹ حجتی سے حق کو (اپنی جگہ سے) ڈگمگا دیں۔

جھڑکیاں

اللہ والوں کو جھڑکیاں اور دھمکیاں دینا عام دستور ہے "تاکہ وہ حق کی بات کہنے سے باز رہیں چنانچہ قوم نے حضرت نوح علیہ السلام سے بھی یہی معاملہ کیا تھا:

فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ [3] (انہوں نے نوح کے بارے میں کہا۔ (یہ) دیوانہ ہے اور انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور ان کو جھڑکیاں دی گئیں۔

---

[1] پ ۱۔ البقرہ۔ ع ۲ [2] پ ۲۴۔ المومن۔ ع ۱ [3] پ ۲۷۔ التمر۔ ع ۱۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سنگسار کرنے کی دھمکیاں

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ [1] — وہ بولے، اے نوح! اگر تم باز نہ آؤ گے، تو سنگسار کر دیے جاؤ گے۔

غور فرمائیے! جو خود مجرم ہیں اور کسی بڑی سے بڑی سزا کے لائق ہیں، وہ معصوم اور پاک لوگوں کو سنگسار کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

اذیتیں دیں

معاملہ صرف دھمکیوں تک محدود نہ رہا بلکہ ان ظالموں نے سچ مچ ان کو سخت اذیتیں بھی دیں۔

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا [2] — اور ہم صبر کریں گے ایذا پر جو تم ہم کو دیتے ہو۔

ایک اور گستاخی

حضرت نوح علیہ السلام ان کو حق کی تبلیغ کرتے ہیں، لیکن اشقیاء اٹھتے ہیں اور آپ کا ہاتھ منہ پر رکھ دیتے ہیں تاکہ آواز نکلے ہی نہیں۔

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ [3] — انہوں نے ان کے ہاتھ (پکڑ کر) ان کے منہ پر لوٹا دیے۔

ارتداد یا جلاوطنی

ان ظالموں نے انبیاء کرام علیہم السلام سے کہا کہ:

"میاں جی! زیادہ بزرگی نہ جتاؤ۔ بس دو باتوں میں سے ایک پسند کر لو۔ ہمارے ساتھ گھل مل جاؤ ورنہ جلاوطنی کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا [4] — اور منکروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا تم پھر ہمارے مذہب میں آ جاؤ گے۔

---

[1] پ ۱۹۔ الشعراء۔ ع ۶ [2] پ ۱۳۔ ابراہیم۔ ع ۲ [3] ایضاً [4] ایضاً ع ۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اقتدار اور جاہ طلبی کا الزام

نیک لوگ، نیکی کی راہ اختیار کرنے کا درس دیں تو بد لوگ ان کو یہ طعنے دیتے ہیں کہ، یہ تو اقتدار چاہتے ہیں۔ لیکن ان سے یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ بہ فرضِ محال ایسا ہو بھی تو کیا برا ہے۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اقتدار نیک لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ بہر حال حضرت نوح علیہ السلام کو آپ کی قوم نے یہ طعنے بھی دیئے کہ:

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ [1] وہ (تو) تم پر برتری چاہتا ہے۔

یہی کچھ آج بھی ہو رہا ہے۔ یہ مرض جس قدر پرانا ہے اتنا عام بھی ہے۔ انا للہ

کمزوروں کی تحقیر

کمزور قابلِ رحم ہوتے ہیں، لائقِ تحقیر نہیں ہوتے مگر قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو اس امر کے طعنے دیئے کہ، آپ کے ساتھ تو معمولی قسم کے لوگ ہیں:

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ج وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ [2]

اور ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیچھے چلے ہیں جو ادنیٰ درجے کے ہیں، ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ [3]

انہوں نے کہا کہ کیا ہم آپ پر ایمان لے آئیں حالانکہ صرف ادنیٰ درجے کے لوگوں نے آپ کا اتباع کیا ہے۔

چونکہ پیسے کے اعتبار سے یہ پاک نفوس کمزور تھے۔ اس لیے یہ قوم ان کو ادنیٰ درجے کے لوگ قرار دیتی تھی بلکہ ان کی تحقیر کا یہ رنگ اس قدر تیز ہو گیا تھا کہ وہ یہ بھی کہنے لگے کہ اللہ میاں کی نگاہ میں بھی یہ حقیر لوگ ہیں۔ ورنہ ان کو بھوکا ننگا کیوں رکھتا۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو ان سے یہ کہنا پڑا کہ:

---

[1] پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۲ [2] پ۱۲۔ ھود۔ ع ۲
[3] پ۱۹۔ الشعراء۔ ع ۶

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ[1]

اور جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں میں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ خدا ان پر (اپنا) فضل کرے گا ہی نہیں۔

کمزوروں کو دھکے دے کر نکالنا

وہ چاہتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام ان کو دھکے دے کر اپنے ہاں سے نکال دے۔ آپ نے فرمایا:

يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ[2]

اے بھائیو! اگر میں ان (غریب اور کمزوروں) کو دھکے دے کر نکال بھی دوں تو اللہ کے مقابلے میں کون میری مدد کرے گا۔

میرے یہ دعوے نہیں

خود میں بھی خدائی خزانوں کا مالک نہیں، نہ مجھے کل کا کچھ پتہ ہے کہ کیا بنے گا یا کیا ملے گا۔ نہ ہی یہ میرا کوئی دعوٰے ہے کہ میں فرشتہ اور نوری مخلوق ہوں، اس لیے ضروریاتِ زندگی کا محتاج نہیں ہوں۔ یا اپنے کو نوری سمجھ کر ان خامیوں سے دور رہوں۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ[3]

اور میں تم سے دعوٰے نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور (نہ میں یہ دعوٰی کرتا ہوں کہ) میں غائب جانتا ہوں اور نہ ہی میں (اپنی نسبت) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

یہ جھگڑالو ہے

معقول جواب سے عاجز آکر ایسے لوگ عموماً یوں بولا کرتے ہیں کہ:

"یہ ملاں بڑا جھگڑالو ہے" یا کہیں گے: "میاں! جا جا، جو سانپ نکالنا ہے نکال کر لے آ۔ تیری بزرگی کا ہمیں پتہ ہے"

[1] پ۱۲۔ ہود۔ ع ۳ [2] ایضاً [3] ایضاً

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ [1]

اے نوح! تو ہم سے جھگڑا اور بہت ہی جھگڑ چکا، تو جس (عذاب) سے ہمیں ڈراتا ہے اس کو لے ہی آ۔

حضرت نوح علیہ السلام جب ان سے تنگ آگئے تو ان سے فرمایا:

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ [2]

خدا کو منظور ہوگا تو وہی عذاب کو بھی تم پر لا نازل کرے گا اور (پھر) تم (اسکو) ہرا (بھی) نہ سکو گے۔ اور میں تمہاری (کتنی ہی) خیرخواہی کرنی چاہوں، اگر خدا ہی کو تمہاری گمراہی منظور ہے تو میری نصیحت (کچھ بھی) تمہارے کام نہیں آسکتی۔

اس پر خدا نے بھی حضرت نوحؑ سے کہدیا کہ:

اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ [3]

تمہاری قوم میں جو ایمان لا چکے ہیں۔ ان کے سوا اب ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ تو جیسی جیسی بدکرداریاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں۔ آپ اس پر غم نہ کریں۔

پھر فرمایا:

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ج اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ [4]

(اب) آپ ہماری نگرانی میں اور ہمارے ایماء کے مطابق ایک کشتی بنا چلو اور ان ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا یہ لوگ ضرور غرق ہوں گے۔

[1] پ۱۲۔ ہود۔ ع ۳ [2] ایضاً [3] ایضاً ع ۴ [4] ایضاً

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس کے بعد طوفانِ نوح کے وہ مراحل پیش آئے۔ جو کافی معروف و مشہور ہیں۔ بہرحال اس مختصر سے خاکے میں بہت سے باتیں ایسی ہیں جو اس وقت ہمارے اندر بھی ابھر رہی ہیں۔ اگر آپ لوگ ہوش میں نہ آئے اور ان کو کنٹرول نہ کیا تو پھر کون ہے جو اس قوم کو ان نتائج بد سے بچا سکے گا جو کارستانیوں کا قدرتی نتیجہ ہیں۔

مدینہ منوّرہ

عبدالرحمٰن عاجزؔ

آنکھوں میں لیے حسرتِ دیدارِ مدینہ
مر جائے نہ یونہی کہیں بیمارِ مدینہ

نکلے گی یونہی حسرتِ دیدارِ مدینہ
آنکھیں ہوں مری روزنِ دیوارِ مدینہ

سرشار چلے جاتے ہیں سرشارِ مدینہ
آنکھوں میں لیے حسرتِ دیدارِ مدینہ

طیبہ سے اٹھیں جھوم مخمور گھٹائیں
اور جام بکف ہو گئے مے خوارِ مدینہ

بھر آتا ہے دل، درد سا اٹھتا ہے جگر میں
سنتا ہوں میں جس وقت بھی اذکارِ مدینہ

سینے سے لگا لوں اسے آنکھوں میں چھپا لوں
جس کے لبِ خنداں پہ ہو گفتارِ مدینہ

پھر وجد میں آ جاؤں میں جھوم اٹھے مرا دل
لا بادِ صبا لا کبھی اخبارِ مدینہ

دیتے ہیں دوائیں مجھے بیمار سمجھ کر
یہ کس کو خبر مجھ کو ہے آزارِ مدینہ

بسمل کی طرح پھر ہے تڑپنے کی تمنّا
پھر خواب میں آ جائے وہ دلدارِ مدینہ

ہے قربتِ محبوب پسِ مرگ بھی حاصل
اللہ رے خوش بختیٔ انصارِ مدینہ

ہم بھی ہوں کبھی تیری طرح بادیہ پیما
اے راہرو، اے راکبِ رہوارِ مدینہ

اس عاجزِ بے کس کو بھی ساتھ اپنے تو لے چل
محسن مرے، اے قافلہ سالارِ مدینہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ